یومِ عظمتِ اساتذہِ شعبہ ارضیات جامعہ کراچی
15اکتوبر ۲۰۱۱، شعبہِ ارضیات جامعہ کراچی

یومِ عظمتِ اساتذہ کی اس تقریب میں میں آپ سب کوخوش آمدید کہتا ہوں۔ کارکنان و وابستگانِ کوجا کی جانب سے میں عزت مآآب ڈاکٹر شاہانہ کاظمی، پرو وائس چانسلر جامعہ کراچی اور شیخ الجامعہ ڈاکٹر پیرزادہ قاسم صاحب کا اس تقریب میں خیرمقدم کرتا ہوں۔
استادِ محترم، ہم اپکے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہماری اس تقریب کیلئے وقت نکالا۔ سب سے پہلے میں انتہائی معذرت خواہ ہوں کہ یہ تقریب وقت پر نہ شروع ہوسکی حالانکہ دونو ں مہمانانِ خصوصی وقت سے پہلے ہی تشریف لاچکے تھے۔
اس پر مجھے تحریک پاکستان کا ایک واقعہ یاد آیا کہ الہٰ آباد مسلم لیگ کا جلسہ تھا جسمیں حضرت قایداعظم محمد علی جناح صاحب مہمان خصوصی تھے۔ شایع شدہ پروگرام کے تحت جلسے کا آغاز اٹھ بجے ہونا تھا۔ قایداعظم پونے آٹھ بجے تشریف لے آئے اسوقت پنڈال میں سناٹا تھا ۔ صرف چند کارکن کرسیاں بچھا رہے تھے۔ سواآٹھ بجے کے قریب منتظمین حاضر ہوئے اور قائداعظم کو دیکھ کر سٹپٹا گئے۔ انھوں نے کہا کہ "جناح صاحب ہم اس زحمت پر آپ سے معذرت خواہ ہیں" قاید اعظم نے ناراض ہوکر فرمایا کہ میری زحمت پر معذرت کے بجائے آپ کو اپنے روئے پر شرمندہ ہونا چاھئے۔ استاد محترم ہم اس تاخیر پر آپ سے شرمندہ ہیں۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوگا۔ میں درخواست کرونگا بی ایس سال چہارم کے طالب علم حافظ عزیر سے کہ تلاوت فرمائیں۔

آس سے پہلے کہ میں تعارفی کلمات کیلئے جناب حاتم سیفی صاحب کو زحمت دوں میں چند کلمات آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

خواتین و حضرات: ابو نصر محمد الفارابی ہماری تاریخ کے ایک عظیم سیاسی مفکر اور عمرانیات کے ماہر گزرے ہیں۔ ایک بار انھوں نے کئی ممالک کا دورہ کیا اور واپسی پر دمشق میں اپنے شاگردوں کے اجتماع میں اس دورے کی روداد بیان کی۔ فارابی کا کہنا تھا کہ فلاں علاقہ علم و فضل کے اعتبار سے اچھا ہے اور اسکا مستقبل حال سے بھی زیادہ تابناک ہے جبکہ ایک اور ملک کے بارے میں فارابی کا تجزیہ تھا کہ وہ علاقہ خراب ہے اور اسکا مستقبل مزید تاریک۔
جب انکے شاگردوں نے اسکی وجہ دریافت کی تو حضرتِ فارابی نے فرمایاکہ پہلا علاقہ جسکا مستقبل بہت تابناک ہے وہاں کے طلبہ کو میں نے معلومات کے اعتبار سے اپنے اساتذہ سے بہتر پایا یعنی انکی ہر نسل علم و فضل کے اعتبار سے گزشتہ نسل سے بہتر ہے اور میں نے دیکھاکہ اس ملک کے طلبہ اپنےاساتذہ کی بڑی عزت کرتے ہیں اور معاشرے میں درس و تدریس کے شعبہ کا بڑا احترام پایا جاتا ہے۔

دوسرے ملک کے بارے میں فارابی نے اپنا مشاھدہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ وھاں نہ تو اساتذہ اپنے شاگردوں کیلئے شفیق ہیں اور نہ ہی طلبہ کے دلوں میں اپنے اساتذہ کا احترام پایا جاتا ہے چنانچہ اس ملک کی ہر نسل علم کے اعتبار سے گزشتہ نسل کے مقابلے میں انحطاط کا شکارہے۔

یعنی کامیاب و کامران ملک کا وصف یہ ہے کہ

- اسکے اساتذہ پوری دیانت کے ساتھ اپنا سارا علم شاگردوں کو منتقل کردیتے ہیں اور اس معاملے میں کسی بخل سے کام نہیں لیتے جسکی بنا پر جب یہ طلبہ فارغ التحصیل ہوتے ہیں تو انکے دماغ اپنے اساتذہ کے علم و تجربہ سے منور ہوجاتے ہیں اور دور جدید کی تحقیق نئی نسل کو اپنے پیشروؤں سے مزید بہتر کردیتی ہے۔
- دوسری جانب ان اساتذہ کی شفقت نوجوان طلبہ میں انکسار اور اساتذہ کیلئے احسان مندی کے جذبات پیدا کرتی ہے جسکی بناپر طلبہ میں اپنے اساتذہ کیلئے حد درجہ عزت و احترام کا رویہ جنم لیتا ہے اور یہ اقدار سارے معاشرے میں نظر آتی ہے۔

افسوس کے تعلیم کی نجکاری نے اسکولوں، کالجوں اور جامعات کو فروغِ تعلیم کے بجائے فروختِ تعلیم کا ذریعہ بنا دیا ہے جس نے تعلیم کے معیار، اساتذہ کے وقار اور مجموعی اعتبار سے ہماری بنیادی اقدار کو تباہ کرکے رکھدیا ہے۔ پہلے طلبہ جامعات میں داخلے کے امیدوار ہو اکرتے تھے اور انھیں داخلے کیلئے اپنی اہلیت ثابت کرنی ہوتی تھی جبکہ اب طلبہ کو راغب کرنے کیلئے نجی جامعات کاروباری اداروں کی طرح اشتہار شایع کرتی ہیں۔ مجھے تو انتہائی شرم محسوس ہوتی ہے جب میں پیپسی، کوک اور میکڈانلڈ کے بینروں اور بل بورڈ کے ساتھ اقرا یونیورسٹی، بحریہ یونیورسٹی، بیکن ہاوس اور سٹی اسکول کے اشتہار دیکھتا ہوں اور جیسے کے ایف سی بائی ون گیٹ ون فری کا INCENTIVE Offer کرتی ہے ایسے ہی یہ تعلیمی ادارے فلاں تاریخ تک داخلہ لینے والوں کیلئے ٹیوشن فیس معاف، فری پک اپ اینڈ ڈراپ کی ترغیبات دیتے نظر آتے ہیں۔

یہ سوچتا ہوں کب تلک ضمیر کو بچائیں گے
اگر یونہی جیا کئے ضرورتوں کے درمیاں

اب میں کچھ باتیں اپنے نوجوان طلبہ سے کہنا چاہتا ہوں۔

اگر علم محض درسی کتب کا مطالعہ کرنے اورکتابیں پڑھنے سے حاصل ہوتا تو جامعات قائم کرنے کی ضرورت نہ تھی کتب خانے یہ کام کرسکتے تھے یا دورِ جدید میں یہ ضرورت انٹرنیٹ سے پوری کی جاسکتی ہے۔ سیانوں کا کہنا ہے کہ علم اساتذہ کی جوتیاں سیدھی کرنے، انکے قدموں میں بیٹھنے اور انکے آگے زانوئے ادب ٹیکنے سے آتا ہے۔ آپ نے یقیناً سنا ہوگا کہ باادب با نصیب، بے ادب بد نصیب۔ یہ ایک آفاقی کلیہ ہے۔

خواتین و حضرات،

آج کی اس تقریب کو یوم عظمت اساتذہ کا نام دیا گیا ہے مگر دراصل یہ ہم لوگوں کی طرف سے اپنے معزز و محترم اساتذہ کرام کیلئے شکر مندی کا ادنیٰ سا اظہار ہے۔ جہاں تک اساتذہ کی عظمت کا سوال ہے تو درس و تدریس دراصل پیشۂ پیغمبری ہے۔ بلا استثنیٰ تمام انبیا اکرام معلم بنا کر بھیجے گئے۔ رہبر و رہنما صل اللہ علیہ وسلم نے تو کئی بار یہ ارشاد فرمایا کہ "میں معلم بناکر مبعوث کیا گیا ہوں" اساتذہ کرام کو یہ عظمت اللہ نے عطا کی ہے اور ہم آج اپنے شفیق و مہربان اساتذہ کے احسان عظیم کا شکریہ ادا کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔
اسکے ساتھ ہی میں کوجا جامعہ کراچی کے رہنما جناب حاتم سیفی صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ آج کی تقریب کے حوالے سے تعارفی کلمات ادا فرمائیں۔